107

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
یوم منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ ، ۱۰ ظہور ۱۳۵۰ ہش ، ۱۰ اگست ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۸۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور اقدس کی صحت کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم میاں عمر الدین صاحب زیروی محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہو چکے ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب خاص طور پر ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۷ ظہور (اگست) کو مکرم ملک نعیم احمد صاحب طاہر ایم ایس سی کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز مرحوم آف مشرقی افریقہ کا نواسہ اور محترم مولانا ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا و روس کا پوتا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا کرے۔

مجلس نصرت جہاں کے "آگے بڑھو" پروگرام کے تحت

گیمبیا کیلئے ہمارے تیسرے ڈاکٹر کی روانگی

خدا تعالیٰ کے فضل سے گیمبیا کیلئے ہمارے تیسرے ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب ایم بی بی ایس معہ اہل وعیال ۷ اگست کی صبح سرگودھا ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے روانہ ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف آنکھوں کے بھی ماہر ہیں۔ احباب ربوہ نے سٹیشن پر پہنچ کر انہیں پھولوں کے ہار پہنائے اور دعاؤں سے رخصت فرمایا۔

احباب دعا کریں کہ ڈاکٹر صاحب موصوف خیر و عافیت سے منزل مقصود پر پہنچ کر وہاں کے رہنے والوں کی کما حقہ خدمت کی توفیق پائیں اور ساتھ ہی پاکستان کے نام کو بھی ان ممالک میں روشن کرنے والے بنیں آمین۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
(احاطہ پرائیویٹ سیکرٹری) ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبتِ الٰہی کا محض زبانی اقرار کچھ فائدہ نہیں دے سکتا جب تک عملی تصدیق ساتھ نہ ہو

اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو

"اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو۔ اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ شیریں کام ہو جاوے یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلو تہی کرے تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اس کے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے۔ نہیں۔ میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے اس لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔ اور یہی اسلام ہے یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔ پس جو اس وقت اس چشمہ کے نزدیک نہیں آتا جو خدا تعالیٰ نے اس غرض کے لئے جاری کیا ہے وہ یقیناً بے نصیب رہتا ہے اگر کچھ لینا ہے اور مقصد کو حاصل کرنا ہے تو طالب صادق کو چاہیئے کہ وہ چشمہ کی طرف بڑھے اور آگے قدم رکھے اور اس چشمہ جاری کے کنارے اپنا منہ رکھ دے اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کے سامنے غیریت کا چولہ اُتار کر آستانہ ربوبیت پر نہ گر جاوے اور یہ عہد نہ کر لے کہ خواہ دُنیا کی وجاہت جاتی رہے اور مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں تو بھی خدا کو نہیں چھوڑے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے گا۔ ابراہیم علیہ السلام کا یہی عظیم الشان اخلاص تھا کہ بیٹے کی قربانی کیلئے تیار ہو گیا۔ اسلام کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ابراہیم بنو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۸-۱۸۹)

کالج کی تعلیم اور احمدی والدین

تعلیم الاسلام کالج میں عنقریب میٹرک کے نتیجہ کے اعلان کے بعد فرسٹ ایئر (آرٹس میڈیکل اور نان میڈیکل) میں داخلہ شروع ہو جائے گا۔ اس موقعہ پر احمدی والدین کو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ ذیل ارشاد پیش نظر رکھنا چاہیئے:۔

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے تو کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے بلکہ میں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال ربوہ) بھیج سکے خواہ اس کے گھر میں کالج ہو اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلاتا ہے تو وہ بھی کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔"

(الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۴ء)

فارم داخلہ اور پراسپکٹس کالج دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۰ ظہور ۱۳۵۰ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترقی کی ضامن دو بنیادی صفات

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو بہت سی ایسی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر اُن صفات کو جماعتی سطح پہ اپنا لیا جائے تو وہ پوری جماعت کے لئے ترقی کی ضامن بن جاتی ہیں۔ جہاں اُن صفات کے بل بوتے پر افراد ذاتی طور پر اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ دینی اور دنیوی لحاظ سے دُنیا میں ترقی کرتے چلے جائیں وہاں ایسے افراد پر مشتمل جماعت میں بھی یہ اہلیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ایک ترقی کے بعد دوسری ترقی حاصل کرتی اور اس طرح بسرعت ترقی کے منازل طے کرتی چلی جائے۔ ترقی کے ضامن ایسے تمام اوصاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے زیر اثر آپؐ کے صحابہؓ کرام میں بدرجہ اتم پیدا ہو گئے تھے اسی لئے وہ دنیا میں ترقی کرتے اور غلبہ حاصل کرتے چلے گئے۔ ذیل میں ہم ایسی صفات میں سے علی الخصوص دو صفتوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترقی کرنے والی قوموں کی ان دو اہم صفات پر سورۃ النّٰزعٰت کی آیت وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے روشنی ڈالی ہے۔ آپ نے ان دونوں صفات کا استنباط لفظ النّٰزِعٰت کے مختلف لغوی معنے سے کیا ہے۔ ان میں سے ایک صفت ہے صفت صبر اور دوسری صفت ہے صفتِ اشتیاقِ شدید۔ قبل اس کے کہ ہم دونوں صفات پر روشنی ڈالیں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ سورۃ النّٰزعٰت میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو قریب مستقبل میں ملنے والی کامیابیوں اور غلبہ کا ذکر کیا ہے اور اس امر کے ثبوت میں کہ کفار کے بالمقابل فی الواقعہ صحابہؓ ہی کو کامیابی اور غلبہ نصیب ہوگا، صحابہؓ کی بعض صفات کو بطور شہادت پیش کیا ہے اور اس طرح کفار کو یہ باور کرایا ہے کہ تم ہمارے ان بندوں پہ کیسے اور کیونکر غالب آسکتے۔

. . . . .

پھر جب کہ وہ ترقی کے ضامن فلاں فلاں اوصاف سے متصف ہیں۔ ان اوصاف میں سے اللہ تعالیٰ نے جس وصف کو سب سے پہلے شہادت کے طور پر پیش کیا ہے وہ ہے وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا۔ اس کے معنے ہیں کہ میں اُن ہستیوں کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جو بدیوں سے اجتناب اور نیکیوں کی طرف رغبت کے جذبہ کو پوری توجہ سے اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ اب نَزَعَ کے ایک معنے کَفَّ عَنْهُ ہیں یعنی وہ اس سے رُک گیا اور رُکا ہمیشہ بُری چیز سے ہی جاتا ہے اور نَزَعَ اِلَی الشَّیْءِ کے معنے ہوتے ہیں اُس چیز کی خواہش دل میں پیدا ہوئی اور یہ لفظ اچھی چیز کی خواہش کے معنوں میں آتا ہے۔ چنانچہ ان ہر دو معانی کی رو سے سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے برائیوں سے بچنے کے عزم اور نیکیاں اختیار کرنے کی طرف رغبت کرنے والی قوم کی دو بنیادی صفات سے تعبیر کیا ہے چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اوّل ترقی کرنے والی قوم کے اندر مادۂ صبر کا پایا جانا نہایت ضروری ہے یعنی اُس میں یہ قابلیت ہونی چاہیئے کہ اسے جس بات سے بھی روکا جائے رُک جائے تاکہ جب بھی بدیوں کے مواقع آئیں، خرابیوں اور تباہیوں کے اوقات آئیں وہ اپنے نفس کو روک لے اور ان بدیوں میں ملوث ہونے سے اپنے آپ کو بچا لے یہی وہ خوبی ہے جس کو پیدا کرنے کی وجہ سے ایک قوم جیت جاتی ہے اور دوسری قوم اس سے محروم ہونے کی وجہ سے شکست کھا جاتی ہے ورنہ جہاں آنکھ، کان، دل اور دماغ وغیرہ کا سوال ہے وہ سب میں یکساں ہوتے ہیں فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ بعض لوگ اپنے آپ کو موقع پڑنے پہ بُری باتوں سے روک نہیں سکتے اور بعض روک لیتے ہیں۔ روکنے والے جیت جاتے ہیں اور دوسرے لوگ ہار جاتے ہیں۔ دوسری چیز جس کا ترقی کرنے والی قوم کے اندر پایا جانا نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ جب بھی کوئی اچھی چیز اس کے سامنے آئے اس کے دل میں یہ شدید شوق پیدا ہو جائے کہ کسی طرح میں اس چیز کو حاصل کر لوں گویا صفت صبر اور صفتِ اشتیاقِ شدید یا رغبتِ شدید یہ دونوں خوبیاں جس قوم کے اندر پائی جائیں وہ یقیناً دنیا پہ غالب آجاتی ہے اور یہی دو چیزیں ہیں جن پہ ترقیات کا مدار ہے"

یہ دونوں صفات اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے اندر پیدا کرنے کی بعض اور آیات میں بھی تلقین فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ جب یہ دونوں صفات تمہارے اندر پیدا ہو جائیں گی، پھر تمہیں میری تائید اور میری نصرت حاصل ہو جائے گی۔ جیسا کہ فرمایا کہ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ یعنی صبر اور صلوٰۃ کے ذریعہ مجھ سے استعانت چاہو۔ اگر تم ان دو صفات کے ذریعہ مجھ سے استعانت چاہو گے تو میں ضرور تمہاری مدد کروں گا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہر بُری چیز سے رکنے کے لئے صبر کا لفظ اور ہر نیک کام اختیار کرنے کے اشتیاقِ شدید کے لئے الصلوٰۃ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ نماز کو بھی صلوٰۃ اسی لئے کہا گیا ہے کہ یہ انسان کو فحشاء اور منکر سے بچا کر اور اُسے نیکیاں اختیار کرنے کی شدید رغبت دلا کر روحانیت کے اعلیٰ مقام پہ پہنچانے کا وسیلہ بنتی ہے جبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مومن کا معراج قرار دیا ہے جب کہ فرمایا اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ۔ اب چونکہ مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ برائیوں سے بچیں اور نیکیوں کے اختیار کرنے کی شدید رغبت ان میں پائی جائے اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہی مسلمانوں کو یہ ہدایت بھی فرمائی کہ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ یعنی تم نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہم ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی کی باتوں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔ اور اچھی باتیں اختیار کرنے کی شدید تڑپ موجود ہونے کی اہمیت کے پیش نظر ہی اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ۔ یعنی اچھی باتیں اور نیکیاں اختیار کرنے کی شدید تڑپ کا ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ تم نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔

الغرض برائیوں سے رکنے کی صفت اور نیکیاں اختیار کرنے کی شدید خواہش مومنوں کی دو بنیادی صفات ہیں۔ اور انہی دو صفات کے ساتھ ان کی تمام تر ترقی اور کامیابی وابستہ ہوتی ہے۔ اور جب یہ دو صفات جماعتی سطح پہ کسی قوم میں پیدا ہو جاتی ہیں تو وہ قوم دُنیا میں غالب آئے بغیر نہیں رہتی۔ مادہ صبر اور جذبہ اشتیاقِ شدید کہنے کو تو چھوٹی چھوٹی دو اصطلاحیں ہیں لیکن بہت عظیم وسعتوں کو اپنے میں سمیٹے ہوئے ہیں۔ اوّل الذکر اصطلاح نہ صرف جملہ اخلاقِ سیئہ سے اجتناب پہ حاوی ہے بلکہ دوسروں کو ان سے بچانے کا مفہوم بھی شامل ہے اور مؤخر الذکر اصطلاح جملہ اخلاقِ حسنہ پر محیط ہے اور ان سب اخلاقِ حسنہ کو اختیار کرنا ہی نہیں بلکہ دوسروں کو بھی اُن سے متصف کرنا ان میں شامل ہے۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ہر دو اصطلاحوں کی وسعت پہ روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"غرض پہلا قدم قومی ترقی کے لئے یہ ہوتا ہے کہ قوم ان اعمال سے بچتی ہے جو ترقی میں روک ہوتے ہیں مثلاً سستی ہے، جہالت ہے، غفلت ہے، ضد ہے، نافرمانی ہے، ظلم ہے، لڑائی جھگڑا ہے، بدسلوکی ہے، تلخی ہے، جھوٹ ہے، فریب ہے، خیانت ہے، فسق و فجور ہے یا اسی طرح کی اور خرابیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ لوگ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ہیں کہ اپنے نفوس کو ایسی باتوں سے روکتے ہیں جن سے رکنا چاہیئے اور ان میں یہ مادہ پایا جاتا ہے کہ جب انہیں کہا جاتا ہے فلاں بات بُری ہے اس سے بچو تو یہ فوراً اس سے رُک جاتے ہیں اور اس حد تک اپنے نفوس کو روکتے ہیں کہ غَرْقًا ہو جاتے ہیں۔ یعنی اپنے نفوس پر غالب آجاتے ہیں ...... پھر یہ اپنے نفوس پر ہی غالب نہیں آتے بلکہ دوسروں کی بھی اصلاح کرتے ہیں گویا ان میں خالی اپنے نفس کو روکنے کا ہی مادہ نہیں بلکہ دوسروں کی اصلاح کا مادہ بھی ان کے اندر پایا جاتا ہے چنانچہ اِغْرَاق کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ لوگ ایک شخص پر حملہ آور ہوئے اور اسے مغلوب کر لیا۔ گویا جب وہ اپنے کسی ساتھی میں کوئی عیب دیکھتے ہیں تو وہ صرف اس بات پر راضی نہیں ہو جاتے کہ ہم نے اپنے آپ کو اس بدی سے روکا ہوا ہے بلکہ وہ سارے اکٹھے ہو کر اس پر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ اور پھر اسے مغلوب کر لیتے ہیں یعنی یا تو وہ اس کا عیب دور کر دیتے ہیں اور اسے نیک بنا لیتے ہیں اور یا پھر اسے اپنی قوم میں سے باہر نکال دیتے ہیں۔ بدی کا وجود وہ اپنے اندر برداشت نہیں کر سکتے۔ مگر یہ اوپر کا درجہ ہے۔ پہلا درجہ یہی ہے کہ جتنی چیزیں انسان (باقی صفحہ ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کا مقصدِ پیدائش ——— عبادت

جمعہ کی نماز میں آنے سے پہلے نہانے اور خوشبو (اگر میسر ہو تو) لگانے کا حکم دیا۔ فرمایا

إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا
وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طِيْبٌ
فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ يَّمَسَّ
مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ

(مؤطا امام مالک)

اس دن کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے بطور عید بنایا ہے پس تم جمعہ کی نماز میں آنے سے پہلے نہا لیا کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو بھی لگا لیا کرے اور ہاں دانتوں کو بھی صاف کر لیا کرو۔ عبادت گاہوں کو صاف رکھنے کی تاکید کی۔ مساجد کی صفائی کا مسئلہ قرآن کریم کی اس آیت سے نکلتا ہے

وَعَهِدْنَا إِلٰى إِبْرٰهِيْمَ
وَإِسْمٰعِيْلَ أَنْ طَهِّرَا
بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ
وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔

(بقرہ آیت ۲۲)

ہم نے (حضرت) ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کو تاکیدی حکم دیا کہ تم میرے گھر کا طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک اور صاف رکھو گویا عبادت گاہوں کی صفائی کا بھی تاکیدی حکم دیا تاکہ ان کی عبادت پر اثر انداز نہ ہو۔

پھر مساجد کی صفائی کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف جگہوں میں تلقین فرمائی اور اس کا اجر جو خدا تعالیٰ سے ملے گا۔ بہت زیادہ بتایا۔ پھر فرمایا۔ مسجدوں میں آؤ تو کوئی بدبودار چیز کھا کر نہ آیا کرو تا دوسرے ساتھیوں کو تکلیف نہ ہو۔ فرمایا

مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ أَوِ الثُّوْمَ
أَوِ الْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ
مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ
تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ
بَنُوْ آدَمَ

جو شخص پیاز لہسن یا گندنا کھائے تو وہ مسجد میں نہ آوے کیونکہ جس چیز سے انسان ایذاء پاتے ہیں۔ اس سے فرشتے بھی ایذاء اٹھاتے ہیں۔

غرض اسلام نے عبادت کے ماحول کو پاکیزہ بنانے کی پوری کوشش کی ہے تا عبادت کرنے والے میں جوش اور ولولہ پیدا ہو۔ کراہت اور نفرت پیدا نہ ہو اور عبادت کے لئے ظاہری صفائی پر اور کسی مذہب نے اتنا زور نہیں دیا۔

۲۔ باطنی صفائی۔ اسلامی عبادت میں ظاہری صفائی کے ساتھ ساتھ باطنی صفائی کا خیال بھی رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اگر باطن صاف نہ ہو تو عبادت کی غرض اور مقصد پورا نہیں ہوتا۔ مثلاً نماز ہے۔ نماز کے متعلق اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ اسے اس کی شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے۔ تب ہی وہ مقبول ہو سکتی ہے۔ انسان کے خیالات درست ہوں اور اس کی نیت صاف ہو۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ
عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ
الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ۔

(ماعون)

ان نمازیوں پر میری لعنت ہے جو اپنی نماز کی اصل غرض اور مقصدیت سے غافل ہیں وہ ظاہر تو یہ کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نماز پڑھ رہے ہیں۔ لیکن در اصل وہ اپنی نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ ان کی نماز کی اصل غرض کی طرف دھیان نہیں ہوتا۔ وہ محض رسم و رواج اور دکھاوے کی خاطر نماز پڑھ لیتے ہیں۔ ایک اور جگہ فرمایا

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ
أَنْتُمْ سُكٰرٰى

تم کوئی ایسی چیز کھا کر جو تمہارے حواس پر حملہ آور ہو یا تمہارے خیالات بد تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے ہی نہ دیتے ہوں تو تم اس وقت نماز کے قریب نہ جاؤ۔ نماز صرف اس وقت ادا کرو۔ جب تمہاری توجہ عبادت کی طرف ہو۔ ہوائے نفس تمہاری توجہ کو کسی دوسری طرف پھیر نہ رہی ہو۔ پھر فرمایا!

قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ

(البقرہ آیت ۲۳۹)

نماز پڑھنے لگو تو پوری عاجزی اور انکسار کے ساتھ عبادت کرو۔ نہیں صرف احکام خداوندی کی تعمیل مدنظر ہو نہ کوئی اور غرض

مالی عبادتوں کے متعلق فرمایا

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا
وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ
يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

(الحج آیت ۳۸)

تمہاری قربانیوں کے گوشت اور ان کے خون خدا تعالیٰ کو نہیں پہنچتے بلکہ تمہارا تقویٰ خدا تک پہنچتا ہے۔

اسلامی تعلیم کی رو سے عمل کی ظاہری شکل نتیجہ پیدا نہیں کرتی بلکہ قربانی کی وہ روح نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ جو اس کے عمل کے پس پشت کام کر رہی ہوتی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى
صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ
وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ إِلٰى
قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ (مسلم)

اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور شکلوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا ہے بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال پر ہوتی ہے۔

اسلام یہ ہدایت دیتا ہے کہ صدقہ اور زکوٰۃ میں جو مال دیا جائے وہ طیب ہو اور حلال طور پر کمایا ہوا ہو۔ جیسے فرمایا۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا
أَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ
مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا
لَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ وَلَا
تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ
تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ
بِآخِذِيْهِ إِلَّآ أَنْ تُغْمِضُوْا
فِيْهِ وَاعْلَمُوْا أَنَّ
اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔

(البقرہ آیت ۲۶۸)

اے ایماندارو! جو کچھ تم نے کمایا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں نیز اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے۔ اللہ کی راہ میں حسب توفیق خرچ کرو اور ناکارہ چیز کو اور جس میں سے تم خرچ تو کرتے ہو مگر تم خود سوائے اس کے کہ اس کے قبول کرنے میں چشم پوشی سے کام لو اسے ہرگز قبول نہیں کرتے صدقہ کے لئے بالارادہ نہ چنا کرو اور جان لو کہ اللہ بالکل بے نیاز اور بہت حمد کا مستحق ہے۔

پھر فرمایا تمہاری مالی عبادت بھی محض خدا تعالیٰ کی خاطر ہو اس سے کوئی اور مقصد نہ ہو ورنہ تمہاری یہ عبادت باطل ہو جائیگی چنانچہ فرمایا!

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا
صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى كَالَّذِيْ
يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔

(بقرہ آیت ۲۶۸)

اے ایماندارو! تم اپنے صدقات کو احسان جتانے اور تکلیف دینے کے فعل سے اس شخص کی طرح ضائع نہ کرو جو لوگوں کے دکھانے کے لئے مال خرچ کرتا ہے اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں لاتا۔

روزہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ
الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ
فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ
أَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَ
شَرَابَهٗ (بخاری)

جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا ترک کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا"

(الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۳ء)

۳۔ اسلامی عبادت میں انسان کی ان پانچ روحانی حالتوں کا خیال رکھا گیا ہے جو اسی پر وارد ہو سکتی ہیں اور یہ خوبی کسی اور مذہب کی عبادت میں نہیں پائی جاتی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ
الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ
اللَّيْلِ۔

(بنی اسرائیل آیت ۷۹)

تو سورج ڈھلنے کے وقت سے لے کر رات کے خوب تاریک ہو جانے کے وقت تک مختلف گھڑیوں میں نماز کو عمدگی سے ادا کیا کرو۔ گویا سورج ڈھلنے سے لیکر پانچ نمازیں فرض کر دیں۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قانون قدرت دکھاتا ہے کہ روحانی تذلل اور انکسار کے مراتب بھی دلوک ہی سے شروع ہوتے ہیں اور پانچ ہی حالتیں آتی ہیں۔ پس یہ طبعی نماز بھی اسی وقت سے شروع ہوتی ہیں جب حزن اور ہم وغم کے آثار شروع ہوتے ہیں اس وقت جب کہ انسان پر کوئی آفت یا مصیبت آتی ہے تو کس قدر تذلل اور انکسار کرتا ہے۔ اب اس وقت اگر زلزلہ آوے تو تم سمجھ سکتے ہو کہ طبیعت میں کیسی رقت اور انکسار پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پر سوچو کہ اگر مثلاً کسی شخص پر نالش ہو تو سمن یا وارنٹ آنے پر اس کو معلوم ہوگا۔ کہ فلاں دفعہ فوجداری یا دیوانی میں نالش ہوئی ہے۔ اب بعد مطالعہ وارنٹ اس کی حالت میں گویا نصف النہار کے بعد زوال شروع ہوا۔ کیونکہ وارنٹ یا سمن تک تو اسے کچھ معلوم نہ تھا۔ اب خیال پیدا ہوا کہ خدا جانے ادھر کیا ہو یا کیا ہو؛ اس قسم کے تردّدات اور تفکر آنے سے جو زوال پیدا ہوتا ہے وہی دلوک ہے اور یہ پہلی حالت ہے جو نماز ظہر کے قائم مقام ہے اور اس کی عکسی حالت نماز ظہر ہے۔ اب دوسری حالت اس پر وہ آتی ہے جب کہ وہ کمرہ عدالت میں کھڑا ہے۔ فریق مخالف اور عدالت کی طرف سے سوالات جرح ہو رہے ہیں اور وہ ایک عجیب حالت ہوتی ہے یہ حالت اور وقت ہے جو نماز عصر کا نمونہ ہے کیونکہ عصر گھونٹنے اور نچوڑنے کو کہتے ہیں۔ جب حالت اور بھی نازک ہو جاتی ہے اور فرد قرارداد جرم لگ جاتی ہے تو یاس اور ناامیدی بڑھتی ہے کیونکہ اب خیال ہوتا ہے کہ سزا مل جاوے گی یہ وہ وقت ہے جو مغرب کی نماز کا عکس ہے۔ پھر جب حکم سنایا گیا اور کنسٹیبل یا کورٹ انسپکٹر کے حوالہ کیا گیا تو وہ روحانی طور پر نماز عشاء کی عکسی تصویر ہے۔ یہاں تک کہ نماز کی صبح صادق ظاہر ہوتی اور اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کی حالت کا وقت آگیا تو روحانی فجر کا وقت آگیا اور فجر کی نماز اس کی عکسی تصویر ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۶۷)

۴۔ اسلامی نماز میں ادب و احترام کی جملہ ہیئتوں کو جمع کر دیا گیا ہے تا ہر قوم اور ہر علاقہ کے لوگوں میں اسی طریق عبادت سے وہ خشیت پیدا ہو جو عبادت کی غرض اور روح ہے اور یہ خوبی اور کسی مذہب کی عبادت میں میں نہیں پائی جاتی۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔

"ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ادب و احترام کے لئے مختلف اقوام نے مختلف شکلوں کو اختیار کیا ہے بعض قوموں میں ادب کے اظہار کا طریق یہ ہے کہ اپنے بزرگوں کے سامنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور بعض قوموں میں ہاتھ چھوڑ کر کھڑے ہونا ادب کے اظہار کی علامت ہے بعض میں رکوع کی طرح جھک جانا ادب کے اظہار کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اور بعض قوموں میں سجدہ کے طور پر گر جانا ادب کے انتہائی اظہار کے لئے بطور علامت مقرر کیا گیا ہے اور بعض قوموں میں گھٹنوں کے بل بیٹھنا انتہائی ادب کے لئے علامت قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے مختلف اقوام میں عبادت کے وقت ان مختلف صورتوں کو اختیار کیا جاتا ہے۔ ایرانی لوگ اپنے بادشاہ کے سامنے جسے وہ خداتعالیٰ کا مظہر قرار دیتے تھے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے تھے اسی طرح بعض حالات میں وہ ہاتھ چھوڑ کر کھڑے ہوتے تھے۔ مغربی ممالک میں گھٹنوں کے بل گرنے کو انتہائی تذلل کا مقام سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان میں رکوع کی طرح جھکنا ادب کے اظہار کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح اپنے قابل تکریم بزرگوں اور بتوں کے آگے سجدہ کیا جاتا ہے اسلام چونکہ سب دنیا کے لئے ہے اس نے اپنی عبادت میں ان سب طریقوں کو جمع کر دیا ہے تاکہ ہر قوم کے لوگوں کے دلوں میں اس طریق عبادت سے وہ خشیت پیدا ہو جو عبادت میں پیدا ہونی چاہیئے" (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست ہیں انسان کو خداتعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آداب خدمتگاران میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیل حکم کو کس قدر گردن جھکاتا ہے اور سجدہ کمال آداب اور کمال تذلل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے یہ آداب اور طریق ہیں جو خداتعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے۔"

(الحکم ۱۲ اپریل ۱۹۰۵ء)

نماز میں جو حرکات کی جاتی ہیں ان کا مختلف جسمانی کیفیتوں کے ماتحت انسانی دل پر بھی اثر پڑتا ہے۔ ایک نزلہ کا مریض سجدہ میں تکلیف پاتا ہے لیکن قعدہ اور قیام کی صورت میں اس کے اندر نماز اور عبادت کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے۔ ایک بیمار شخص جو کھڑا نہیں ہو سکتا۔ قعدہ اور سجدہ میں سکون اور اطمینان سے عبادت بجا لا سکے گا۔ گویا ان حرکات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی جسمانی کیفیات کو مدنظر رکھ کر اسے موقع دیا ہے کہ وہ اپنی مناسب سکون وہ حالت میں عبادت پورے جوش کے ساتھ بجا لا سکے۔

(۵) اسلام دین فطرت ہے اس میں ریاضات شاقہ۔ رہبانیت اور ترک لذات کو اختیار نہیں کیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ (بقرہ ۲۸۷)

اللہ کسی شخص پر سوائے اس ذمہ داری کے جو اس کی طاقت میں ہو کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔

پھر کہتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُرِيْدُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔

(بقرہ آیت ۱۸۶)

اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور یہ حکم اس نے اس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو۔

ایک اور جگہ فرمایا۔

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ۔ (حج آیت ۷۹)

اللہ تعالیٰ نے دین کی تعلیم میں تم پر کوئی تنگی کا پہلو اختیار نہیں کیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا۔ (بخاری)

بے شک اسلام کا دین آسان ہے اور دین میں جو کوئی سختی کرے گا تو دین اس پر غالب آئے گا۔ اس لئے درمیانی چال چلو اور افضل کام نہ کر سکو تو اس کے قریب رہو۔ اور ثواب کی امید رکھ کر خوش رہو۔

جہاں اسلام نے دوسرے معاملات میں آسانی اور سہولت سے کام لیا ہے۔ وہاں عبادات میں بھی اس نے ریاضات شاقہ کو داخل نہیں کیا۔ مثلاً نماز ہے اصل میں مسجد میں نماز باجماعت کا حکم ہے۔ لیکن کسی وجہ سے انسان مسجد میں نہ جا سکے تو جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا۔ مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ساری زمین کو مسجد بنا دیا ہے وہ کہیں نماز پڑھ لے۔ گھر میں یا گھر سے باہر کسی جگہ۔ بیمار ہو تو وضو کی بجائے تیمم کرلے اور نماز گھر پڑھ لے یا جمع کرلے۔ اگر کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر اور بیٹھ کر نہیں تو لیٹ کر نماز پڑھ لے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ۔ (ابوداؤد)

تو کھڑا ہو کر نماز پڑھ۔ اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتا تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھنے کی طاقت نہیں رکھتا تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھ لے۔ یعنی اگر وہ اتنا بیمار ہے کہ چارپائی سے ہل نہیں سکتا تو وہ لیٹ کر اشارہ سے نماز ادا کر سکتا ہے۔ انسان سفر میں ہے تو اسے نماز قصر کرنے کی اجازت ہے (اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ) جنگ لگی ہے دشمن مقابل پر کھڑا ہے۔ باقاعدہ نماز باجماعت یا انفرادی طور پر سکون سے نماز نہیں پڑھ سکتا تو نماز خوف ادا کرنے کی اجازت ہے۔

روزہ کی عبادت اسلام میں مقرر ہے تو اس میں بھی سہولت ہی سہولت ہے اگر رمضان المبارک میں کسی دن بیمار ہو جاتا ہے اور روزہ نہیں رکھ سکتا تو وہ روزہ چھوڑ سکتا ہے اور پھر کسی وقت رکھ سکتا ہے (مَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ) اگر بوڑھا ہے یا دائم المریض ہے تو روزہ سے مستثنیٰ ہے وہ فدیہ دے دے اور اگر فدیہ کی بھی طاقت نہیں تو اس میں بھی سہولت دی گئی ہے کہ وہ دعا اور استغفار کرے جس پر کچھ بھی خرچ نہیں آتا۔

حج کے لئے پہلے ہی یہ حکم ہے کہ اگر کوئی رستہ کے اخراجات کی طاقت رکھتا ہے اور صحت بھی اچھی ہے اور اس کے علاوہ کوئی اور روک بھی نہیں تو وہ حج کرے (مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا) اگر حج کی نیت کر لیے یا روانہ ہو جانے کے بعد کوئی روک پیدا ہو تو حج کسی اور وقت پر ملتوی کیا جا سکتا ہے۔ صدقہ اور زکوٰۃ میں بھی ہر ممکن سہولت رکھی گئی ہے۔

غرض اسلام دین فطرت ہے اس کی عبادات میں ریاضات شاقہ کو دخل نہیں ان کی ادائیگی میں کوئی سختی روا نہیں رکھی گئی۔ انسان کو کسی مشکل کا سامنا نہیں ہوتا۔ انسان کی ہر مشکل کا حل کر دیا گیا ہے۔ اور وہ کسی حالت میں بھی عبادت سے محروم نہیں رہ سکتا۔ اور یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جو کسی اور مذہب کی عبادت میں نہیں پائی جاتی۔

(۶) اسلام کی نماز کی حرکات و سکنات کے علاوہ اس کے دوران جو کچھ پڑھا جاتا ہے وہ عبارتیں اور فقرات ایسے مضامین پر مشتمل ہیں جو ایک سخت سے سخت دل شخص کو بھی نرم کر دیتے ہیں۔ مثلاً نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے اور لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ (بخاری) سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی اس سورۃ کو توجہ اور اخلاص سے پڑھنا۔

"دل کو صاف کرتا اور ظلماتی پردوں کو اٹھاتا اور سینہ کو منشرح کرتا ہے اور طالب حق کو حضرت احدیت کی طرف کھینچ کر ایسے انوار و آثار کا مورد کرتا ہے کہ جو قربانی ہونی چاہیئے اور جن کو انسان کسی دوسرے حیلہ یا تدبیر سے ہرگز حاصل نہیں کر سکتا" (براہین احمدیہ)

"دلی حضور سے اپنی نماز میں اس کو پڑھنا اور اس کی تعلیم کو فی الحقیقت سچ سمجھ کر اپنے دل میں قائم کر لینا تنویر باطن میں نہایت دخل رکھتا ہے یعنی اس سے انشراح خاطر ہوتا ہے اور بشریت کی ظلمت دور ہوتی ہے اور حضرت مبدء فیوض کے فیوض انسان پر وارد ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور قبولیت الٰہی کے انوار اس میں احاطہ کر لیتے ہیں یہاں تک کہ وہ ترقی کرتا کرتا مخاطبات الٰہیہ سے سرفراز ہو جاتا ہے اور کشوف صادقہ اور الہامات واضح سے تمتع تام حاصل کرتا ہے اور حضرت احدیت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترقی کی ضامن دو بنیادی خصوصیات بقیہ ص ۲

کی ترقی میں روک بننے والی ہیں وہ ان سب سے بچتے ہیں اور دوسرا درجہ یہ ہے کہ وہ بدی کو اپنی قوم میں دیکھ ہی نہیں سکتے۔ جہاں بدی ان کو نظر آتی ہے فوراً اس پر حملہ کر دیتے ہیں اور بدی کرنے والے کو مغلوب کر لیتے ہیں یعنی یا تو اسے باہر نکال دیں گے یا اسے جینے دیں گے اور اسکی اصلاح کریں گے بہرحال وہ اس شکل میں اس کو نہیں رہنے دیں گے جس شکل میں وہ پہلے دکھائی دیتا تھا۔ یہ دو قابلیتیں جو قوم کو ترقی کی طرف لے جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ دونوں قابلیتیں مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں ...

وَالنّٰزِعٰتِ کے دوسرے معنے جیسا کہ بتایا جا چکا ہے اشتیاق کے ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ نیکیوں کی طرف اس طرح رغبت کرتے ہیں جیسے انسان اپنے اہل و عیال کی طرف رغبت کرتا ہے گویا وہ صرف بدیوں سے ہی نہیں رکتے بلکہ اُن کے اندر امانت اور انصاف اور رحم اور خوش خلقی اور محنت اور علم اور عزبا پروری اور اقرار احسان اور جرأت اور سخاوت اور ہمسایہ کی خبر گیری، مسافروں کا خیال، یتیموں کا خیال اور بیواؤں کا خیال، صفائی کا خیال، عفت اور ایسی ہی سب نیکیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور وہ نہ صرف ان کے حصول کی کوشش کرتے ہیں بلکہ بعض کو یہ نیکیاں ایسی پیاری لگتی ہیں جیسے بچہ کو اپنی ماں سے یا ماں کو اپنے بچے سے پیار ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۶ جزو ۱۳۔ نصف اوّل ص ۱۰۵)

واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۱۵ ر تبوک ۱۳۵۰ ہش مطابق ۱۵ ر ستمبر ۱۹۷۱ء بروز بدھ بوقت ۸ بجے صبح دفتر وکالت دیوان میں لیا جائے گا۔ داخلہ کے لئے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف اے بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ جو نوجوان اپنی زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں فوری طور پر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا اُن کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

انصار اللہ بوڑھے نہیں ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"ہمارے دوستوں کو یہ خیال دل سے نکال دینا چاہیئے کہ چونکہ وہ انصار میں شامل ہیں اس لئے بوڑھے ہو چکے ہیں۔ انصار بے شک چالیس سال سے زائد عمر کے ہیں لیکن وہ بوڑھے نہیں ہیں بلکہ جوانوں سے بڑھ کر جوان ہیں۔ اور انہیں اپنے آپ کو جوان سمجھتے ہوئے دین کی خدمت کا فریضہ کرنا چاہیئے"

ہمارے انصار اللہ کو چاہیئے کہ جوان ہمت بن کر تحریک جدید کے مالی جہاد کے میدان میں خود ہی نہیں بلکہ دیگر جملہ افراد جماعت کو بھی آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجاہدین تحریک جدید توجہ فرمائیں

مومن کا قدم آگے پڑتا ہے۔

سیدنا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

"مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں پڑتا بلکہ آگے پڑتا ہے ہر شخص جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا۔ اس کا ایمان اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ وعدہ کرے۔ اور زیادہ عمدگی سے ادا کرے جس نے پہلے وعدہ نہیں کیا یا ادا نہیں کیا۔ اس کا ایمان تقاضا کرتا ہے کہ وہ اب وعدہ کرے یا پہلے وعدہ کو جلد سے جلد ادا کرے"

پس مجاہدین تحریک جدید کو چاہیئے کہ اپنے کئے ہوئے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں اور مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری حاکم علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ سوہندا ضلع شیخوپورہ یکم اگست ۱۹۷۱ء کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(محمد احمد خان سیکرٹری مال کوٹ سوہندا ضلع شیخوپورہ)

درخواست دُعا

۱۔ میرے والد محترم عبدالقیوم صاحب پراچہ گردے کی درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بخار بھی ہو گیا ہے احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالماجد پراچہ ایم ایس سی۔ دارالیمن ربوہ۔

۲۔ میرے داماد عزیزم چوہدری نذیر احمد صاحب لیجارمنہ اسپیڈ سائٹس ایک ہفتہ سے بیمار ہیں اور ایرفورس ہسپتال سرگودھا میں برائے علاج داخل ہیں اس وقت تک گلوکوز کی ۱۶ بوتلیں دی جا چکی ہیں۔ شوگر کی بھی شکایت ہو گئی ہے احباب سے درخواست ہے کہ ان کی مکمل صحت اور درازی زندگی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار کیپٹن محمد سعید رحمت بازار۔ ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

انگلستان کی فہرست کی تصحیح

۱۔ الفضل مورخہ ۲۶ جون ۱۹۷۱ء کے نمبر شمار ۲۳ پہ اصل نام ڈاکٹر ایم ایم ظفر صاحب ہے

۲۔ " مورخہ یکم جولائی ۱۹۷۱ء کے نمبر شمار ۴۳ پر اصل نام شیخ منظور احمد صاحب ہے

۳۔ " مورخہ ۶ جولائی ۱۹۷۱ء کے نمبر شمار ۶۱ پہ اصل نام سید نصیر احمد صاحب ہے

۴۔ " مورخہ ۷ جولائی ۱۹۷۱ء کے نمبر شمار ۶۴ پر اصل نام شیخ احمد صاحب ہے

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

اعلان داخلہ

طبیہ کالج ربوہ میں داخلہ یکم ستمبر سے شروع ہو رہا ہے یہ کالج طبی تعلیم، بلڈنگ۔ لیبارٹری اور اخلاق و صحت کی نگرانی کے لحاظ سے مثالی کالج ہے۔ شرط داخلہ میٹرک۔ تفصیل کے لئے کالج سے پراسپکٹس مفت طلب فرمائیں۔ (پرنسپل)

پتہ مطلوب ہے

مکرم رفیق احمد صاحب طارق ولد حاجی محمد دین صاحب موصی نمبر ۱۶۳۳۹ نیو کیمپ کراچی کا پتہ درکار ہے۔ یہ موصی این۔ سی۔ آر کمپنی۔ ۲۰ تمبر ہاؤس کراچی میں کام کرتے رہے ہیں اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

تربیتی جلسہ

مورخہ یکم ظہور کو بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں کا ایک تربیتی اجلاس خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم محمد جمال صاحب انسپکٹر بیت المال نے انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ ان کے بعد محترم غلام مصطفیٰ صاحب، محترم عبدالماجد صاحب مسلم۔ محترم محمد صالح صاحب زاہد اور محترم معظم احمد صاحب نے تربیتی مواضیع پر تقریریں کیں۔ خاکسار کے مختصر صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر اثرات پیدا کرے (منیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں۔ ضلع حیدرآباد سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عباد الرحمٰن کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ اسراف اور بخل سے کنارہ کش رہتے ہیں

قومی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ اسراف اور بخل دونوں سے پرہیز کیا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ الفرقان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

رحمٰن کے بندوں کا ایک یہ بھی نشان ہے کہ جب وہ خرچ کرتے ہیں تو دو باتیں اُن کے مدنظر رہتی ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ اسراف سے کام نہیں لیتے اور دوسرے وہ بخل نہیں کرتے۔ اسراف کا مرض اس زمانہ میں اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ آج کل مسلمان کی تعریف اور علامت ہی یہی سمجھی گئی ہے کہ جو کچھ اُس کے پاس ہو وہ سب خرچ کر دے اور اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھے۔ گویا قرآن کریم کہتا ہے کہ سچا مسلمان وہ ہوتا ہے جو سب کچھ بیچ کر کھا جائے۔ حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ سُنایا کرتے تھے کہ ایک شخص کو اپنے باپ کی بہت سی دولت مل گئی۔ اُس نے اپنے دوستوں اور آشناؤں کو بُلا کر پُوچھا کہ مجھے دولت خرچ کرنے کا کوئی طریق بتاؤ۔ کسی نے کچھ بتایا اور کسی نے کچھ لیکن اسے کوئی پسند نہ آیا۔ ایک دن وہ بازار سے گذر رہا تھا کہ بزّاز کی دوکان سے کپڑے پھاڑنے کی آواز آئی جو اُسے پسند آگئی اور اُس نے اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ میرے سامنے روزانہ کپڑے کے تھان لا لا کر پھاڑا کرو۔ چنانچہ روزانہ اُس نے کپڑوں کے تھان پھڑوانے شروع کر دیئے اور صبح سے شام تک اُس کا یہی شغل رہتا کہ لوگ بیٹھے تھان پھاڑ رہے ہیں اور وہ چرچر کی آواز سُن کر خوش ہو رہا ہے۔ اب خرچ کرنے کو تو اُس نے بھی اپنا روپیہ خرچ کیا مگر یہ کیسا نامعقول خرچ تھا۔ اس طرح تو اگر کسی کے پاس کروڑوں روپیہ بھی ہو تو وہ سب کچھ خرچ کر کے کنگال اور نادار بن سکتا ہے۔ قرآن کریم نے وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا۔ (الفجر ع) میں کفار کو اُن کے اِس نقص کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہیں اپنے باپ دادا سے مال ملا۔ مگر بجائے اِس کے کہ تم اُسے ترقی دیتے تم نے اس دولت کو اپنے ذاتی عیش و آرام کے لئے تباہ کرنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے تمہاری عملی قوتیں بیکار ہو گئیں اور تم تنزل اور انحطاط کا شکار ہو گئے۔

حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ روپیہ کمانا آسان ہوتا ہے مگر اُسے خرچ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور حقیقتاً یہ بالکل درست ہے۔ دنیا میں بہت لوگ ہیں جو روپیہ کماتے ہیں لیکن چونکہ انہیں خرچ کرنا نہیں آتا اس لئے وہ ہمیشہ مالی مشکلات میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور بہت ہیں جو کم کماتے ہیں مگر چونکہ انہیں روپیہ خرچ کرنا آتا ہے اس لئے وہ تھوڑے روپیہ میں بھی آسانی سے اپنا گذارہ کر لیتے ہیں۔

بہر حال اسلام نے عباد الرحمٰن کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ انہیں زمین پر غلبہ عطا فرماتا ہے تو وہ خزائن الارض کی تقسیم میں کسی قسم کے اسراف یا بخل سے کام نہیں لیتے۔ یعنی نہ تو قومی روپیہ کو اس طرح خلق میں بند کر کے رکھتے ہیں کہ قومی و ملکی ترقیات میں روک واقعہ ہو جائے اور نہ اسراف سے کام لیتے ہیں کہ عوام کو شکایت کا موقعہ پیدا ہو جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عملی زندگی میں ایسا ہی نمونہ دکھایا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بادشاہ بھی بنایا اور لاکھوں روپیہ کے اموال آپ کے قبضہ میں آئے۔ مگر آپ نے کبھی ان کے خرچ کرنے میں اسراف سے کام نہیں لیا اور نہ ہی کسی جگہ بخل سے کام لے کر حقدار کو اس کے حق سے محروم کیا۔

(تفسیر الفرقان صفحہ ۱۵۶-۱۵۷)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند واقفین زندگی

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے واقف زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۵ تبوک ۱۳۵۰ ہش مطابق ۵ ستمبر ۱۹۷۱ء بروز بدھ صبح ۸ بجے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں لیا جائیگا۔ داخلہ کیلئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ایف اے۔ بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ ایسے طلباء جنہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں وہ وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی مکمل کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

افریقہ میں بت ٹوٹ رہے ہیں

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مغربی افریقہ میں اسلام کا چرچا پہلے سے زیادہ زور کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تین خداؤں کے ماننے والوں اور بت پرستوں کے دلوں میں توحید کا بیج بو رہا ہے۔ کئی بُت پرست اپنے بتوں کو توڑ کر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرنے لگے ہیں۔ تین خداؤں کو ماننے والے خدائے واحد و یگانہ کے پرستار ہو چکے ہیں۔ اور یہ سلسلہ کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اس اہم کام میں پوری سرگرمی سے حصہ لیں۔ اور حضرت امام ایدہ اللہ الودود کی سکیم نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنا کر اسے کامیاب کریں۔ تاکہ کسی وقت بھی اخراجات کی دقت پیش نہ آئے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُعا کے طفیل خاکسار کے چھوٹے لڑکے عزیزی مبشر احمد نے امسال پشاور بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں [illegible] نمبر لیکر اعلیٰ کامیابی حاصل کی ہے الحمد للہ۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس بچے کی آئندہ کامیابیوں کے لئے بھی دُعا فرمائیں۔ اور یہ کہ وہ صالح، متقی اور خادم دین ہو۔ آمین۔

(خاکسار نثار احمد فاروقی

سیکرٹری امور عامہ۔ جماعت احمدیہ پشاور)

فضل عمر فاؤنڈیشن کی رسید بکیں جلد واپس بھجوائی جائیں

چونکہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے عطیہ کی وصولی کا کام اب ختم ہو چکا ہے اس لئے فاؤنڈیشن کی طرف سے جو رسید بکیں مقامی جماعتوں کو بھجوائی گئی تھیں۔ وہ دفتر فاؤنڈیشن کو واپس کی جانی چاہئیں۔ اس لئے عہدیداران مقامی سے متعدد بار درخواست کی جا چکی ہے۔ مگر بہت سی جماعتوں سے ابھی تک رسید بکیں واپس نہیں آئیں۔

عہدیداران متعلقہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ براہ مہربانی فوری توجہ فرماویں۔ اور رسید بکیں دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں واپس بھجوا دیں۔

مقامی صدر صاحبان اور امراء کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی نگرانی میں رسید بکیں واپس بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ولادت

محمد آباد اسٹیٹ سندھ سے اطلاع ملی ہے کہ مورخہ ۲۴/۷ کو خاکسار کے چچا جان محترم منظور احمد صاحب جنجوعہ کے ہاں بچی پیدا ہوئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ نومولودہ صحت و سلامتی والی لمبی عمر پائے اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین ثابت ہو آمین۔

(محمد جلال شمس شاہد
مربی سلسلہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور لکھیں۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷